ریحان احمد یوسفی

زلزلۂ قیامت

[پاکستان کی تاریخ کے بدترین زلزلے میں ہونے والی تباہی نے جہاں ہر دل کو افسردہ کر دیا ہے، وہاں ذہن میں بہت سے سوال ہیں جو خود اللہ تعالیٰ اور اس دنیا کے ساتھ اس کے تعلق کے بارے میں پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ مضمون انھی سوالوں کا جواب ہے۔ یہ مضمون کشف والہام پر نہیں، قرآن وحدیث کے محکمات پر مبنی ہے۔ تاہم تمثیلی اسلوب اس لیے اختیار کیا گیا ہے کہ یہ دلوں کے قریب ہوتا ہے۔]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

یہ ماہ اکتوبر کی آٹھ تاریخ ہے۔ صبح کے آٹھ بج چکے ہیں۔ ہفتہ کا دن ہے۔ بائیبل کہتی ہے کہ اس دن کائنات کو بنانے کے بعد خداوند نے آرام کیا۔ لیکن قرآن کہتا ہے کہ خداوند پاک ہے۔ وہ کبھی آرام نہیں کرتا۔ ہر روز وہ ایک نئی شان کے ساتھ ظہور کرتا ہے۔ سو اس روز خداوند تمام جہانوں کے خالق نے زمین کو دیکھا، وہ اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز حمد کے ترانے پڑھ رہی تھی۔ اس نے آسمان کو دیکھا، وہ بھی اپنے مالک کے حضور رکوع کی حالت میں جھکا اس کی تسبیح کر رہا تھا۔ اس نے پہاڑوں کو دیکھا، وہ بھی اپنی تمام تر بلندی کے ساتھ قیام کی حالت میں تکبیر مسلسل دے رہے تھے۔

خداوند خداے عظیم نے نظر کی اور دیکھا کہ جس ہستی کو اس نے خلیفہ بنایا تھا، وہ سرکش اور غافل ہو چکی ہے۔ زمین، آسمان اور پہاڑوں نے ڈر کر جس امانت کا بوجھ اٹھانے سے انکار کر دیا تھا، انسان نے اس بوجھ کو اٹھا تو لیا، لیکن بھول گیا کہ وہ کس قدر سخت آزمایش میں ہے۔

خداوند خدائے کریم نے نظر کی اور دیکھا کہ جہنم کے شعلے بھڑک رہے ہیں۔ آگ کی ہر لپٹ 'ھل من مزید' کی صدا بلند کر رہی ہے۔ وہ بھوکی تھی اور اس روز قیامت کی منتظر تھی جب اسے اس کی خوراک ''آدمی اور پتھر'' پیٹ بھر کر ملنی تھی۔

خداوند خدائے رحیم نے نظر کی اور دیکھا کہ جنت کی حوریں اس کی ویرانی پر نوحہ خواں ہیں۔ فردوس کی بستی جسے اس نے اپنی تمام نعمتوں اور رحمتوں کا مرکز بنایا ہے، چیخ چیخ کر اس کے حضور فریاد کر رہی ہے کہ جس انسان کو تو نے اپنے دونوں ہاتھوں سے بنایا، وہ اس جنت کی بربادی پر آمادہ ہے۔

خداوند خدائے قدیر نے نظر کی اور اپنے بندے اسرافیل کو دیکھا۔ وہ صور لیے بیٹھا مالک کے حکم کا منتظر تھا۔ وہ بھی دوسرے آسمان والوں کی طرح اہل زمین کی حالت پر سخت افسردہ تھا۔ اسے معلوم تھا کہ انسان کی آزمایش کی گھڑیاں اب ختم ہونے کو ہیں۔ زلزلۂ قیامت برپا ہونے کو ہے۔ اہل زمین پر بربادی کے سائے بڑھتے جا رہے ہیں۔ ہمیشہ کی طرح وہ اہل زمین کے لیے استغفار کرنے کو مالک کی طرف متوجہ ہوا تو اسے خود کو دیکھتے پایا۔ وہ لرز اٹھا اور بے اختیار سجدہ میں گر گیا۔ پوچھا: آقا کیا سورج مغرب سے طلوع ہو گیا ہے؟

خداوند خدائے بصیر نے نظر کی اور دیکھا کہ سورج مشرق سے طلوع ہو رہا ہے۔ لوگ روزے کی حالت میں اپنے کام کاج کی جگہوں پر روانہ ہو چکے ہیں۔ بچے اسکولوں میں کلاس لے رہے ہیں۔ عورتیں مردوں اور بچوں کو رخصت کرنے کے بعد سحری کی تھکان مٹانے نیند بھرنے کو لیٹی ہیں۔

خدواند خدائے حکیم نے نظر کی اور عزرائیل کو دیکھا۔ وہ اپنے ان داتا کی نظر کا اشارہ سمجھ گیا۔ عزرائیل اور اس کے ساتھی فرشتے قطار در قطار مملکت خداداد کی ان وادیوں میں اترنے لگے جو زمین پر جنت کا نقشہ تھیں۔

کچھ دیر نہ گزری تھی کہ زمین پر قیامت صغریٰ برپا ہو گئی۔ پہاڑ لرزنے لگے۔ مکانات زمین بوس ہونے لگے۔ ہر طرف آہ وزاری اور شور وفغاں برپا ہو گیا۔ جن لوگوں کو کبھی بھولے سے خدا یاد نہ آیا تھا، وہ رب کی تکبیر بیان کرنے اور اس سے معافی مانگنے لگے۔ چند لمحوں میں زمین تھم گئی، مگر اس پر بربادی کے وہ آثار رقم ہو گئے کہ جس آنکھ نے دیکھا نم ہو گئی۔

جبرائیل اور میکائیل نے بارگاہ اقدس میں قدم بوسی کی اجازت چاہی۔ اذن ہوا۔ جن کی عظمت کا سکہ آسمانوں پر بیٹھا ہے، وہ خداوند خدائے بزرگ کے حضور پیش ہوئے تو خوف سے لرز رہے تھے۔ دل میں سوال تھا، مگر لب پر لانے کی ہمت نہ تھی۔ آنکھوں میں تعجب تھا، مگر اس کے اظہار کی جرات نہ تھی۔ جب کچھ سمجھ میں نہ آیا تو سجدے میں

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

گر گئے۔ دلوں کے حال جاننے والے نے کہا: اٹھو اور کہو کیا بات ہے۔ جبریل کی حیثیت بڑی تھی۔ بولے: آقا تیرا انسان... اس سے زیادہ ایک لفظ زبان سے نہ نکل سکا۔

جواب ملا: ہاں میرا انسان۔

میکائیل نے حوصلہ پا کر کہا: مالک بڑی بربادی ہوئی ہے۔

زمین و آسمان کے بادشاہ نے ایک شان بے نیازی سے دونوں کو دیکھا اور پوچھا: کیا بربادی ہوئی ہے؟

''تو پاک ہے'' کہہ کر دونوں خاموش ہو گئے۔ یہ کسی عام ہستی کی بارگاہ نہیں تھی، یہ عالم الغیب کا دربار تھا۔ وہ سب جاننے والے کو کیا بتاتے کہ کیا ہوا ہے۔

آسمان و زمین کے پالنے والے نے دونوں کا سکوت دیکھا تو پوچھا: لوگوں کا ایسا کیا نقصان ہوا ہے جو میں پورا نہیں کر سکتا؟

دونوں کی زبان سے جاری تسبیح، رب کی حمد میں بدل گئی۔ وہ جانتے تھے کہ ان کا مالک جب مصیبت کا بدلہ دیتا ہے، تو نہال کر دیتا ہے۔ وہ سینے کی ہر پھانس کھینچ کر نکال دیتا ہے۔

پھر ایک اشارہ ہوا۔ دونوں کی نگاہ کا پردہ اٹھ گیا۔

خداوند خدائے رحمٰن نے نظر کی اور دیکھا کہ ایک اور خطۂ زمین جہاں سورج طلوع ہو رہا ہے، ایک ماں اپنے بچے کو نیند سے اٹھا رہی ہے۔ اسے جھنجھوڑ رہی ہے کہ وہ اٹھے اور اسکول جائے تاکہ اس کا مستقبل بہتر ہو سکے۔ وہ امتحان میں ناکام نہ ہو جائے۔ جب بچہ نہ اٹھا تو ماں نے تھپڑ مار کر اسے اٹھایا اور اس کے باپ نے روتے ہوئے بچے کو زبردستی اسکول چھوڑا۔ استاد سے کہا: میرے بچے کو دیر ہو گئی، لیکن زیادہ دیر نہیں ہوئی ہے، اس لیے اسے کلاس میں بیٹھنے دیا جائے۔ استاد کو بھی رحم آیا، اس نے بچے کو اندر آنے دیا۔ بچہ اپنے دوستوں میں بیٹھا اور کچھ دیر میں ہنسی خوشی پڑھائی میں مشغول ہو گیا۔ خداوند تمام جہانوں کا خدا مسکرایا۔ اسے ماں باپ کی محبت کا یہ انداز اور استاد کی درگزر کی یہ ادا، دونوں پسند آئے۔ اس نے ہر مخلوق کو اپنے علم سے سکھایا ہے، سو یہ بھی اسی کا سکھایا ہوا سبق تھا۔

جبریل و میکائیل نے یہ منظر دیکھا اور دوبارہ سجدے میں گر گئے اور رب کی تسبیح بیان کرنے لگے۔

بارگاہ اقدس سے صدا آئی۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت ختم ہو گئی۔ قیامت سر پر کھڑی ہے۔ جنھیں یہ دنیا کو بتانا ہے، وہ بتا نہیں رہے۔ دوسروں کی طرح وہ بھی دنیا کے فریب کو حقیقت سمجھ بیٹھے ہیں۔ مجھے اپنی رحمت کی قسم میں ستر ماؤں سے بڑھ کر انسان کو چاہتا ہوں۔ یہ زلزلہ نہیں تھا۔ میں نے انسانیت کو جھنجھوڑا تھا۔ وہ اٹھیں اور قیامت کے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

بعد کی ابدی زندگی کی تیاری کریں۔ مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم جو قیامت کا سب سے بڑا نشان ہے، اگر اس کی امت نہیں بتائے گی تو میں خود دنیا کو بتاؤں گا کہ یہ دنیا پانے اور کھونے کی ابدی جگہ نہیں، آزمایش کی عارضی جگہ ہے۔

دنیا کی بربادی پر رونے والو، آخرت کی بربادی کے خوف سے روؤ۔ لوگوں کی بربادی پر رونے والو، اپنی بربادی کے غم میں آنسو بہاؤ۔ میرا عذاب ناقابل برداشت ہے۔ ابھی سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوا۔ تمھارے پاس وقت ہے۔ واپس آجاؤ۔ مجھے سب سے بڑھ کر معاف کرنے والا پاؤ گے۔ دنیا کی محبت سے نکلو اور میرے پاس آؤ۔ جو میں دے سکتا ہوں، وہ کسی اور سے نہیں مل سکتا۔ جو جنت میں ہوگا، وہ دنیا میں کبھی نہیں مل سکتا۔ پانے اور کھونے، ہنسنے اور رونے کی جگہ دنیا نہیں آخرت ہے۔ یہ بات خود بھی جان لو اور دنیا کو بھی بتاؤ:

> ”اے انسانو، اپنے پروردگار سے ڈرو۔ بے شک، قیامت کا زلزلہ بہت ہی ہول ناک چیز ہے۔ جس روز تم اسے دیکھو گے، (حال یہ ہوگا کہ دہشت کے مارے) ہر دودھ پلاتی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ (خوف سے) اپنا حمل ڈال دے گی۔ تم دیکھو گے کہ لوگ (ایک دوسرے سے ایسے بے پروا ہو جائیں گے کہ گویا وہ) نشے میں ہیں۔ وہ ہرگز نشے میں نہیں ہوں گے، مگر اللہ کا عذاب بہت شدید ہوگا۔ (الحج ۲۲: ۱۔۲)

---

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com